قرآنی آیت میں کلمے کا اضافہ کرنے سے نماز کا حکم؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12777

تاریخ اجراء: 05رمضان المبارک1444ھ/27مارچ2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے نمازِ عشاء میں قراءت کرتے ہوئے اس آیتِ مبارک "وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ (۴۱)" (پارہ 03، سورۃ آل عمران، آیت 41) کو پڑھتے ہوئے غلطی سے "سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ" کی جگہ "سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ" پڑھ دیا۔ اور پھر نماز کے آخر میں سجدہ سہو بھی نہیں کیا، تو کیا اس صورت میں امام صاحب کی نماز درست ادا ہو گئی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

آیتِ قرآنی میں کسی کلمہ کے اضافہ سے اگر معنیٰ فاسد ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور معنیٰ فاسد نہ ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی، **لہٰذا پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کے "سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ" کی جگہ "سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ" پڑھنے سے چونکہ معنیٰ فاسد نہیں ہوئے اسی لئے وہ نمازِ عشاء فاسد نہیں لہٰذا اس نماز کو دہرانا امام صاحب پر لازم نہیں۔** البتہ صورتِ مسئولہ میں سجدہ سہو کی حاجت ہی نہیں تھی کہ نماز میں سجدہ سہو تو اس وقت واجب ہوتا ہے جب نمازی واجباتِ نماز میں سے کسی واجب کو بھولے سے ترک کر دے جبکہ یہاں کسی واجب کا ترک نہیں ہوا کہ جس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو کیا جاتا۔

یہاں تک تو آپ کے پوچھے گئے سوال کا جواب تھا کہ صورتِ مسئولہ میں وہ نمازِ عشاء فاسد نہیں ہوئی، لیکن یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ قرآن پاک کی کسی آیت میں قصداً کوئی اضافہ کرنا یا پھر کمی کر دینا سخت ناجائز و حرام اور گناہ کا کام ہے کہ اس میں کلام اللہ کی تحریف ہے۔ ہاں! سہواً یا مغالطے سے ایسا ہو جائے (جیسا کہ صورتِ مسئولہ میں ہوا) تو اس صورت میں گناہ نہیں کہ اس امت سے خطاء و نسیان کو معاف کیا گیا ہے۔

کسی کلمہ کے اضافہ سے معنیٰ فاسد ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری اور محیط برہانی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:"والنظم للاول" منهازيادة كلمة لا على وجه البدل، الكلمة الزائدة۔۔۔إن لم تغير المعنى فإن كانت في القرآن نحو أن يقرأ "اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا" لا تفسد بالإجماع وإن لم تكن في القرآن نحو أن يقرأ "فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ" لا تفسد صلاته عند عامة المشايخ، هكذا في المحيط۔"یعنی قراءت کی غلطیوں میں سے ایک غلطی آیت میں کسی کلمہ کا اضافہ کرنا بھی ہے جبکہ وہ کسی دوسرے کلمے کے بدلے میں نہ پڑھا ہو۔ پس اس زائد کلمہ سے اگر معنی فاسد نہ ہوتے ہوں نیز وہ زائد کلمہ قرآن میں بھی موجود ہو جیسا کہ نمازی کا "اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا" کی جگہ "اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا" پڑھنا، تو اس صورت میں بالاجماع نماز فاسد نہیں ہو گی، اور اگر وہ زائد کلمہ قرآن میں موجود نہ ہو جیسا کہ نمازی کا "فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ" کی جگہ "فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ" پڑھنا، تو اس صورت میں اکثر مشائخ کرام علیہم الرحمہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہو گی، ایسا ہی محیط میں مذکور ہے۔(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، ج01، ص80، مطبوعہ پشاور، ملتقطاً و ملخصاً)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: **"کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں** اور **بہر صورت** معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں۔۔۔ **اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہو گی** اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا اور فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص555، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً و ملخصاً)

سہواً یا مغالطے سے قرآن غلط پڑھا تو گناہ نہیں۔ جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "حرف صحیح ادا کرنے کا قصد کیا پھر کچھ نکلے اس پر مواخذہ نہیں "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" (اللہ تعالیٰ کسی ذی نفس کو اسکی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں ٹھہراتا)۔" (فتاوی رضویہ، ج06، ص273، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net